عبدالستار ملک*

اعضائے تکلم اور اُردو کا صوتی نظام: چند معروضات

Abstract:

Speech Organs and Urdu Sound System

Sounds are of two types: vowels and consonants. Although the Urdu language inherited sounds and writing symbols from Arabic and Persian, Urdu phonetics is different from that of Persian and Arabic. This research paper explains the functions of speech organs and facilitates Urdu pronunciation through application of the schematic diagram of consonants and vowels. This paper is the outcome of comprehensive interdisciplinary studies that the researcher carried out to cater to pronunciation problems in the Urdu language.

Keywords: Speech Organs, Urdu sound system, Urdu vowels, Urdu consonants.

اعضائے تکلم(speech organs)

اردو میں اعضائے تکلم کے لیے اعضائے صوت اور اعضائے نطق کی اصطلاحات بھی مروج ہیں۔اعضائے تکلم کے نام پر آوازوں کے نام رکھے گئے ہیں۔درست تلفظ کے لیے ادائگی کے ساتھ مخرج کا علم ہونا لازمی ہے۔مخرج عربی لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں ''نکلنے کی جگہ''۔ ہرآواز کے منہ سے نکلنے کا ایک مقام مقرر ہے ، جسے مخرج کہتے ہیں۔مخرج دراصل اُس عضوِ تکلم کا نام ہے جس سے آواز نکلتی ہے۔مثلاً زبان، حلق، دانت، تالو، کوّا، مسوڑھے ، ہونٹ وغیرہ ۔اعضائے تکلم کی مشق اورصحیح استعمال سے درست تلفظ اور معیاری ادائگی ممکن ہے۔اس کے لیے اعضائے صوت(vocal organs) کے دائرۂ عمل سے

واقفیت بہت اہمیت کی حامل ہے۔قرائت و تجوید کے فن میں بھی یہ مطالعہ بہت مفید ہے۔

متعدد ماہرینِ زبان نے اعضائے صوت کی تفصیل سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اُردو لسانیات سے متعلق کتب مثلاًآوازشناسی(۱۹۹۳ء) ، عام لسانیات (۱۹۸۵ء)، اُردو کا صوتی نظام (۱۹۹۷ء)، اُردو لسانیات(۱۹۹۰)اورلسانی تناظر(۱۹۹۷ء) وغیرہ میں اعضائے تکلم کی وضاحت کی گئی ہے ۔ ڈینیل جونز (Danial Jones ۱۸۸۱ء۔۱۹۶۷ء)نے اپنی تصنیف *The pronunciation of English*(۱۹۱۴ء)میں اعضائے تکلم کو چودہ حصوں میں تقسیم کیاہے:

۱۔ہونٹ یا لب (lips)، ۲۔دانت (teeth)، ۳۔مسوڑھے (teeth ridge)، ۴۔سخت تالو (hard palate)، ۵۔نرم تالو(soft palate)، ۶۔لہات/کوّا(uvula)، ۷۔زبان کا پھل (blade of tongue)، ۸۔زبان کا اگلا حصہ (front of tongue)، ۹۔زبان کا پچھلا حصہ/زبان کی جڑ(back of tongue) ،۱۰۔کنٹھ/حلقوم(pharynx)، ۱۱۔حلق پوش (epiglottis)، ۱۲۔صوتی تانت/صوتی لب(vocal cards)، ۱۳۔زبان کی نوک(tip of tongue) ۱۴ ۔ناک کا خلا(nasal cavity) [۱]۔

اعضائے صوت کو شکل کے ذریعے یوں ظاہر کیا جاسکتا ہے:

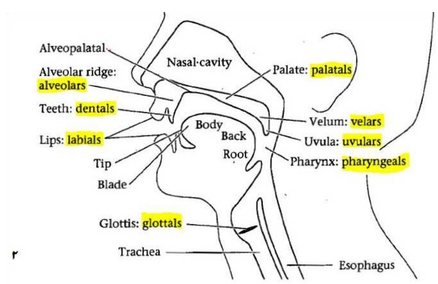

Figure 2.3 The vocal tract

صوتی اعضا کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

حنجرہ/نرخرہ(larynx)

ہوا پھیپھڑوں سے سانس کی نالی کے ذریعے سب سے پہلے حنجرہ/نرخرہ(Larynx) میں پہنچتی ہے، جو ایک تکون نما صوت گھر(Voice Box) ہے۔اِسی صوتی بکس میں آواز جنم لیتی ہے۔ جب ہمارے پھیپھڑوں سے ہوا نکلتی ہے تو اِس صوت گھر میں ایک طرح کا ارتعاش پیدا ہوتا ہے، جس سے بنیادی آواز پیدا ہوتی ہے۔

صوتی تار/صوتی لب (vocal cords / vocal lips)

حنجرہ/نرخرہ(larynx)میں دوصوتی تار(تانت)یا صوتی لب ہوتے ہیں ۔یہ بہت اہم صوتی عضو(vocal organ)ہے۔یہ حلق کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دو جھلی نما حرکت کرنے والے تار یا پردے ہیں، جوسانس نکالتے وقت کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔یہ عمل بہت تیزی سے ہوتا ہے۔یہ شکل میں دو چھوٹے چھوٹے ہونٹوں سے مشابہ ہوتے ہیں، اِس لیے اِنھیں صوتی لب بھی کہتے ہیں۔صوتی تاروں کے نزدیک آنے پر جو ارتعاش اورلرزش پیدا ہوتی ہے ،اسے آواز (voice) کہتے ہیں۔ جب یہ صوتی تار ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو سانس کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہے اور سانس اِنھیں دھکیل کر نکلتی ہے تو یہ بہت تیزی سے پھڑ پھڑانے لگتے ہیں۔ارتعاش کی اِس کیفیت میں جو آواز پیدا ہوتی ہے، اس کومسموع (voiced) کہتے ہیں مثلاً ب ج د گ غ وغیرہ۔بعض اصوات کی ادائگی کے دوران یہ تار اپنی جگہ پر متحرک رہتے ہوئے ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اور پوری طرح کھل کر سانس کو آزادی کے ساتھ گزرنے دیتے ہیں اور کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا۔ اِس کیفیت میں پیدا ہونے والی آوازوں کوغیر مسموع (voiceless) کہتے ہیں مثلاً پ ت چ ک ف وغیرہ ۔عربی میں ان آوازوں کے لیے مجہورہ اورمہموسہ کی اصطلاحیں مروج ہیں۔مسموع آوازوں میں زناٹے دار کیفیت کو گلے پر ہاتھ رکھ کر یا کانوں میں انگلیاں دے کر محسوس کیاجاسکتا ہے۔مصوتوں کی ادائگی کے وقت صوتی تار ضرورتھرتھراتے ہیں یعنی مصوتے ہمیشہ مسموع ہوتے ہیں جب کہ مصمتے کے لیے یہ ضروری نہیں۔ یہ مسموع اور غیر مسموع دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔

بولنے کے دوران ایک خاص سرگوشی اور کھسر پھسر بھی ہے۔ اُس وقت یہ صوتی پردے اِس طرح مل جاتے ہیں کہ ہوا کے نکاس کا معمولی سا راستہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔اگر صوتی تاروں کا تین چوتھائی حصہ ملا ہوا ہو اورتقریباً ایک چوتھائی حصہ کھلا ہوتوایسی صورت میں جو آواز پیدا ہوگی اُسے ہم سرگوشی(whisper) کہہ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہوا تنگ گزرگاہ ہی میں سے گزرتی ہےلیکن برائے نام سا ارتعاش ہوتا ہے۔

حلق(glottis)

صوتی تاروں کے درمیان سوراخ ہوتا ہے ، جسےحلق کہتے ہیں۔ ہواحلق میں ہی سے گزرتی ہے۔ جب صوتی تانت ہوا کوروک کر پھر جاری کریں توحلقی آواز پیدا ہوتی ہے ۔حلقی آوازیں چند زبانوں میں ہی ملتی ہیں۔عربی کا ہمزہ اور ہ اِس کی مثالیں ہیں۔ ایسی آوازیں اُس وقت پیدا ہوتی ہیں ،جب صوتی تاروں کو ملا کر یکا یک جدا کردیا جاتا ہے۔ یہاں حلق(glottis) اورحلق پوش (epiglottis)میں خلطِ مبحث کا خطرہ رہتاہے ۔حلقوم کے نچلے حصے میں کری دار ساخت کا ایک عضو ہے، جسے حلق

پوش(epiglottis) کہتے ہیں جو سانس کی نالی کی حفاظت کرتا ہے۔ جب ہم کچھ کھاتے پیتے ہیں تو یہ ڈھکنا فوری طور پر سانس کی نالی کے اوپر آجاتا ہے، جس کی وجہ سے کھانا پانی سانس کی نالی میں نہیں جاتا۔

حلقوم(pharynx)

حلق سے خارج ہونے والی ہوا اوپر کی طرف حلقوم میں سے گزرتی ہوئی ناک اور منہ کے راستے باہر نکلتی ہے۔ حلقوم گنبد نما ایک نالی دار راستہ ہے، جو سانس کی نالی اور غذا کی نالی کے ملنے کی جگہ کے اوپر واقع ہے۔ حلقوم کے اوپر والے حصے سے ایک راستہ ناک کے جوف کی طرف اور دوسرا منہ کے جوف کی طرف جاتا ہے۔ حلقوم کی طرف جب زبان ہٹ کر اِسے چھوتی ہے تو حلقومی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ عربی آوازوں ع ،ح کا مخرج حلقوم ہے۔ حلقوم کے ذریعے آواز میں گونج پیدا ہوتی ہے اور شعوری کوشش یا مشق سے مزید بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔

انفی جوف (nasal cavity)

ایک ہڈی دار راستہ ہے جس میں لعابی جھلی لگی ہوتی ہے جو غیر متحرک ہے۔ ناک کا کام صرف گونج اور نغمگی پیدا کرنا ہے۔ غنہ آوازیں اِس کے ذریعے ادا ہوتی ہیں۔ اِسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ زکام زدہ لوگ ن اور م کی ادائگی بہتر طور پر نہیں کرسکتے۔ قواعدِ تجوید میں خیشوم (nasal cavity)ایک باقاعدہ مخرج ہے، جس سے غنہ نکلتا ہے۔ خیشوم سے ہوکر آواز نتھنوں کے ذریعے خارج ہوتی ہے۔ انفی جوف (nazal cavity) تک رسائی کوّا (لہات) کے ذریعے ہوتی ہے۔ ناک کے کھولنے اور بند کرنے کا عمل کوّا انجام دیتا ہے۔ جب کوّا اوپر کو اُٹھ جائے تو ناک کا راستہ بند ہوجاتا ہے۔ اس کے ساتھ نرم تالو(غشہ) بھی اوپر اٹھتا ہے۔ جس سے ہوا ناک سے خارج ہونے کے بجائے صرف منہ سے خارج ہوتی ہے۔ غنائی آوازوں کی ادائگی کے دوران کوّا نیچے آجاتا ہے۔ اِس کے ساتھ نرم تالو بھی نیچے آجاتا ہے۔ جس سے ناک کا راستہ کھل جاتا ہے اور ہوا ناک اور منہ دونوں راستوں سے ہوکر گزرتی ہے ۔جس سے غنائی صوتیے تشکیل پاتے ہیں۔ جب آواز ناک اور منہ دونوں سے ہوکر گزرے تو ایسی آوازوں کو انفی یا غنہ آوازیں (nasal sounds) کہتے ہیں۔

کوّا/لہات (uvula)

کوّا یا لہات منہ کی چھت سے نرم گوشت کی مانند لٹکتا ہوا ایک عضو ہے۔ منہ کھولنے پر ہم اِسے آئینے کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ کوّا کا ایک فعل غنہ آوازوں کے ضمن میں بیان ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ زبان اس کے ساتھ مل کر لہاتی آوازیں پیدا کرتی ہے۔

تالو(palate)

تالو منہ کا چھت بناتا ہے اور منہ کے جوف کو ناک کے جوف سے الگ کرتا ہے۔ اِس کا اگلا حصہ سخت اور پچھلا نرم ہوتا ہے۔سخت حصے کو تالو اور نرم حصے کو غشہ کہتے ہیں۔ پچھلا حصہ اُس مقام پہ ختم ہوتا ہے جس کو لہات کہتے ہیں۔ اِس کے پیچھے حلقوم کی پچھلی دیوار نظر آتی ہے۔نرم تالو حرکت کرسکتا ہے اور اوپر اُٹھایا جاسکتا ہے۔حتیٰ کے حلقوم کی پچھلی دیوار کے ساتھ مل کر یہ ناک کے جوف میں ہوا کے جانے کو بند کردیتا ہے۔جب ہم منہ بند کرکے ناک کے ذریعہ سانس لے رہے ہوتے ہیں تو غشہ معمول کی حالت میں ہوتا ہے۔

زبان (the tongue)

اپنی حرکت کے تنوع کے لحاظ سے زبان اعضائے تکلم میں سے سب سے اہم عضو ہے۔صوتی عمل کے اعتبار سے اس کی کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔مثلاً نوک،اگلا ،درمیانہ اور پچھلا حصہ۔سکون کی حالت میں زبان کی نوک اور پھل اوپری مسوڑھے کے نچلے کنارے کے نیچے ،سامنے کا حصہ سخت تالو کے نیچے اور پچھلا حصہ نرم تالوں کے نیچے ہوتا ہے۔ زبان کی نوک اوراگلا حصہ خاص طور پر موبائل حصے ہیں۔یہ تمام ہونٹوں،دانتوں،مسوڑھوں اور سخت تالو کو چھوسکتے ہیں۔ زبان کا مصمتوں اورمصوتوں کی ادائگی میں بہت اہم کردار ہے ۔جس کی تفصیل آگے آئے گی ۔

ہونٹ(lips)

ہونٹ چار انداز میں صوتی عمل سرانجام دیتے ہیں۔ باہم مل کر، نچلے ہونٹ کے اوپر والے دانتوں کے ربط میں آکر، دائرے کی شکل میں گول ہو کر اور پھیل کر۔ہونٹوں کی حالت کی بنا پر آوازوں کے مختلف نام رکھے گئے ہیں، جیسے دولبی، لب دندانی ، مدور اور غیر مدور۔

مسوڑھا/لثہ (alveolus)

صوتی عمل میں اوپر کے مسوڑھے بھی حصہ لیتے ہیں اور لثوی آوازوں کے اخراج کا باعث بنتے ہیں۔

دانت (teeth)

آوازیں پیدا کرنے میں دانت بالخصوص اوپر کے دانتوں کا اہم کردار ہے۔صوتی عمل کے دوران اِن کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے دندانی اور لب دندانی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔

اردو کا صوتی نظام(urdu sound system)

صوتیہ (phoneme) کسی زبان کی بنیادی اکائی ہے۔صوتیہ ایک تخالفی یا امتیازی آواز ہے، جس کی تفہیم اقلی جوڑوں (minimal pairs) کے ذریعے ممکن ہے مثلاً جوڑ توڑ میں ج اور ت الگ الگ صوتیے ہیں۔صوتیہ کی دو قسمیں ہیں: مصوتے (حرکات و علل) اور مصمتے (حروفِ صحیح)۔انگریزی میں اِنھیں بالترتیب vowels اور consonants کہتے ہیں۔حروفِ صحیح (consonants) مجرد اصوات کی نمائندگی کرتے ہیں اور حروفِ علت (vowels) اِن اصوات کا رُخ متعین کرتے ہیں۔بعض دیگر زبانوں کی طرح عربی و فارسی اور اُردو میں حروفِ علت کے علاوہ کچھ اور علامات بھی ہیں ، جو اصوات کا رُخ متعین کرنے کے لیے مستعمل ہیں۔ ایسی علامات کو اِعراب کہتے ہیں۔ اُردو میں بنیادی مصوتوں کو ظاہر کرنے کے لیے چار حروف ا ، و ، ی ، ے اور تین اِعراب زبر ، زیر ، پیش ہیں۔حروفِ علت کو طویل مصوتے (long vowels) اور اِعراب کو مختصر مصوتے (short vowels) کہتے ہیں۔ اُردو کے دس اساسی مصوتے اِنھی حروف و اعراب کی تالیف و ترکیب سے وجود پاتے ہیں۔

حرف وصوت کا رشتہ بہت گہرا ہے۔ اِنھیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ اُردو قواعد اور عربی قواعد کی عام اصطلاحات حروفِ علت اور حروفِ صحیح ہیں۔عربی و فارسی اور اُردو کے فلسفۂ قواعد وصوتیات میں حرف زبان کی بنیادی اکائی ہے جبکہ جدید لسانیات کے نزدیک زبان کی اصل تقریر ہے نہ کہ تحریر۔ اِس لیے اس کے نزدیک حرف کی بجائے صوتیہ زبان کی بنیادی اکائی ہے۔ اصل میں یہ زبان کے دو لباس ہیں۔صوت کا تعلق تقریر یا بولنے سے ہے اور حرف کا تعلق تحریر سے ہے ،یعنی صوت بولنے کی اور حرف لکھنے کی اکائی ہے ۔

کسی بھی زبان میں مستعمل بامعنی آوازوں (صوتیوں phonemes) کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔مصوتے (vowels) ۲۔ مصمتے (consonants)

مصوتی آوازیں (vowels) وہ ہیں جن کی ادائگی میں پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا بغیر کسی رکاوٹ کے خارج ہوتی ہے ۔یعنی ان کو ادا کرنے کے لیے منہ کے اندرونی حصے کو نسبتاً کھلا رکھنا پڑتا ہے (اگر زبان منہ اور حلق کے کسی حصے کو چھوتی بھی ہے تو برائے نام ہی چھوتی ہے)مثلاً اَ ، اِ ، اِی، او وغیرہ ۔

زبان میں مصوتوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اِن کے بغیر زبان کی کسی آواز کی ادائگی ممکن نہیں۔ان کی آواز کو جتنا چاہے کھینچا جا سکتا ہے ۔ یہ حروف الفاظ سازی کا بنیادی جزو ہیں ۔اِن کے بغیر صوت رکن (syllable) نہیں بن سکتا۔ عموماً کلموں میں جتنے مصوتے ہیں،صوتِ رکن کی تعداد اُتنی ہی ہوتی ہے۔اگرچہ ماہرین کے نزدیک اُردو کے کل مصوتوں کی تعداد زیادہ

عبدالستار ملک ۱۰۱

اور مختلف فیہ ہے مگر ابواللیث صدیقی (۱۹۱۶ء۔۱۹۹۴ء)، گیان چند (۱۹۲۳ء۔۲۰۰۷ء)، مسعود حسین خاں (۱۹۱۹ء۔۲۰۱۰ء) گوپی چند نارنگ (پ:۱۹۳۱ء) اور شوکت سبزواری (۱۹۰۸ء۔۱۹۷۳ء) سمیت متعدد ماہرین لسانیات کے مطابق اُردو کے اساسی مصوتے دس ہیں، جو درج ذیل ہیں:

آواز	نام	مثالیں
اَ	زبر	اَب ، جَب ، تَک
اِ	زیر	اِس ، جِس ، تِل
اُ	پیش	اُس ، بُت ، سُن
آ	الف/ الف مد	رات، شام ، آرام
اَو	واوَ لین/ واوَ ماقبل مفتوح	غَور، مَوت، حَوض، پَودا، قَوم
او	واوَ مجہول	شور ، زور ، بول، بوجھ، سوچ
اُو	واوَ معروف/ واوَ ماقبل مضموم	نُور ، دُودھ، خُون، سُورج، پھُول
اَے	یائے لین/ یا ماقبل مفتوح	پَیر ، سَیر ، بَیل، اَیسا، بَیٹھ
اے	یائے مجہول	شیر ، دیر ، تیل، سیب، پیٹ
اِی	یائے معروف/ یا ماقبل مکسور	تِین ، تِیر ، عِید، گِیت، کِیل

املا کمیٹی، ترقی اُردو بورڈ، ہند نے حاشیے میں یوں وضاحت کی ہے:

اُردو میں مصوتے کل دس ہیں۔ اِن میں تین تین کے تین سیٹ ہیں:

تین آوازیں واوَ کی

تین آوازیں یائے کی

تین آوازیں زیر، زبر، پیش کی، اور

دسویں آواز الف کی

الف جب لفظ (یا صوتی رکن) کے شروع میں پوری آواز دیتا ہے، تو مد لگایا جاتا ہے۔ لفظ کے بیچ یا آخر میں الف ہمیشہ پوری آواز دیتا ہے۔

چھوٹے مصوتوں زیر زبر پیش اور طویل مصوتوں یائے (معروف) الف واوَ (معروف) میں بالترتیب خفی اور طویل کی نسبت ہے۔ ان چھ خفی اور طویل آوازوں کے علاوہ واوَ اور یائے میں ایک ایک آواز مجہول، اور ایک ایک آواز زبر سے مل کر بنتی ہے (ماقبل مفتوح)۔ یوں یہ کل دس آوازیں ہوئیں۔ (ماقبل مفتوح آوازوں کو واوَ لین

بنتی ہے (ماقبل مفتوح)۔ یوں یہ کل دس آوازیں ہوئیں۔ (ماقبل مفتوح آوازوں کو واؤ لین اور یائے لین بھی کہتے ہیں)۔

اوپر مصوتوں کی دس آوازوں کے لیے جو اعراب پیش کیے گئے، وہ آج تک کی پیش کردہ تجاویز میں سب سے مختصر اور سہل ہیں۔ معروف اور لین آوازوں کو نشان زد کرنے کے بعد مجہول آوازوں کے لیے الگ سے اعراب کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب دوسری آوازوں سے فرق واضح ہوگیا تو بچی ہوئی تیسری آواز مجہول ہی ہوگی۔ گویا مجہول آواز کو صفر علامت کے تصور سے ممیز کیا جاسکتا ہے۔ یہ اصول اعراب کی کفایت پر مبنی ہیں اور اب تک کے پیش کیے گئے اصولوں میں سب سے زیادہ سہل اور سائنٹفک (scientific) ہیں[۱]۔

بقول شوکت سبزواری (۱۹۰۸ء-۱۹۷۳ء):

> متقدمین اہل علم اُردو کے دس مصوتوں سے واقف تھے، یا یوں کہیے کہ دس بنیادی مصوتے ان کے نزدیک لسانی اہمیت رکھتے تھے، اس لیے انھوں نے ان کے نام رکھ لیے، جو دراصل نام ہیں ان علامات کے جو ان مصوتوں پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے تین تاریخی اعتبار سے اصلی ہیں اور وہ یہ ہیں:
> فتحہ یا زبر (ـَ) کسرہ یا زیر (ـِ) ضمہ یا پیش (ـُ) بقیہ سات جو درج ذیل ہیں، فروعی ہیں:
> الف (ـَ ا)، یائے معروف (ـِ یٖ)، واو معروف (ـُ وٗ)، یائے مجہول (ـِ ےٰ)، واو مجہول (ـُ وٰ)، یاے لین (ـَ ۓ)، واو لین (ـَ وٰ)
>
> اِن سات میں سے پہلے تین اصلی مصوتوں کے کھنچنے سے وجود میں آئے۔ الف فتحے کے اشباع کا نتیجہ ہے یاے، معروف کسرے کے اشباع کا اور واو معروف ضمے کے اشباع کا..... یہ تین مصوتے ایک نوع کے مصوتوں کی ترکیب و تالیف سے حاصل ہوئے تھے۔ بقیہ چار، دو مختلف النوع مصوتوں کی تالیف کا نتیجہ ہیں۔ یاے مجہول، فتحے اور کسرے کی ترکیب سے وجود میں آئی (ـَ +ـِ =ـَ ۓ) اور یائے لین ـَ ا اور کسرے کی ترکیب سے (ـَ ا +ـِ =ـَ ۓ)۔ اسی طرح واو مجہول کی ساخت فتحے اور ضمے کے ملاپ کی منت کش ہے (ـَ +ـُ =ـُ وٗ) اور واو لین کی ساخت ـَ ا اور ضمے کے ملاپ کی (ـَ ا+ـُ =ـَ وٗ)[۲]

اِن اساسی مصوتوں میں حرکات (زبر، زیر، پیش) مختصر مصوتے (Short Vowels) اور بقیہ سات طویل مصوتے (Long Vowels) ہیں۔ اُردو میں مصوتی آوازیں دو قسم کی علامات کے سہارے ظاہر کی جاتی ہیں۔ مختصر مصوتوں کی آوازیں (اَ، اِ، اُ) اعراب (Diacratical Marks) کے ذریعے ظاہر اور طویل مصوتوں کی آوازیں ا، و، ی اور ے چار حروف کی مدد سے لکھی جاتی ہیں۔

اگرچہ دس معروف بنیادی مصوتوں کا ذکر ہو چکا ہے لیکن اُردو تلفظ کی ضرورت کے پیشِ نظر تین ذیلی مصوتوں کا ذکر

بھی ضروری ہے۔ جب کسی لفظ میں دوسرا حرف ساکن حائے حطی، ہائے ہوز ملفوظ، عین مہملہ یا ہمزہ ہو تو اُردو بول چال میں بوجہ ثقلِ اعراب اِسے کھلے زبر، کھلے زیر اور کھلے پیش سے نہیں پڑھتے بلکہ فتحۂ معروف، کسرۂ معروف اور ضمۂ معروف کی بجائے فتحۂ مجہول، کسرۂ مجہول اور ضمۂ مجہول سے ادا کرتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ رحمت، اہلیت، احمد، محبوب، احسن، احوال، اہل، بحث، تہذیب، فہم، محسوس ۔

۲۔ اہتمام، احترام، اعلان، رحلت، نعمت ۔

۳۔ محسن، مہلک، شہرت، معتبر، عہدہ۔

مصوتوں کی درجہ بندی تین امور پر مبنی ہے:

۱۔ زبان کا حصہ (Part of the Tongue) یعنی زبان کا کون سا حصہ اوپر اُٹھتا ہے ۔

۲۔ زبان کی اونچائی (height of the tongue) یعنی زبان کتنی اونچی ہے۔

۳۔ ہونٹوں کی حالت (position of lips) یعنی ہونٹ پھیلے رہتے ہیں یا گول ہوتے ہیں۔

زبان کے حصوں کی بنیاد پر مصوتوں کو اگلے، درمیانے اور پچھلے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جب زبان مختلف درجوں میں اُٹھتی یا بلند ہوتی ہے تو اس اعتبار سے مصوتوں کو بالائی (high)، نچلے بالائی (lower high)، وسطی (mean mid)، نچلے وسطی (lower mid) اور نچلے (lower) میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ مصوتوں کی ادائگی کے دوران اگر ہونٹ گول ہوں تو مدور (rounded) اور پھیلے ہوئے ہوں تو غیر مدور (unrounded) مصوتے کہلائیں گے۔ ماہرین کی تحقیقات کی روشنی میں مصوتی نظام کا خاکہ یوں ہوگا:

مصوتی نظام کا خاکہ

ہونٹوں کی حالت		غیر مدور		مدور
زبان کے مختلف حصے		اگلا	درمیانہ	پچھلا
زبان کی بلندی کے درجات	بالائی (بند)	اِی (یائے معروف)		اُو (واؤ معروف)
	نچلا بالائی (نیم بند)	اِ (زیر)		اُ (پیش)
	وسطی (درمیانہ)	اے (یائے مجہول)	اَ (زبر)	او (واؤ مجہول)
	نچلا وسطی (نیم کھلا)	اَے (یائے لین)		اَو (واؤ لین)
	نچلا (کھلا)		آ (الف/الف مد)	

مندرجہ بالا جدول کے مطابق ہونٹوں کی حالت کے اعتبار سے چھ غیر مدور اور چار مدور، زبان کے حصوں کے اعتبار

سے چار اگلے ،دو درمیانے اور چار پچھلے مصوتے ہیں۔مختلف درجوں میں زبان کی بلندی کے لحاظ سے دو بالائی، دو نچلے بالائی، تین وسطی ،دو نچلے وسطی اور ایک نچلا مصوتہ ہے۔

مصمتی آوازوں(consonants) کی ادائگی میں پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا حلق یا منہ میں مختلف مقامات(points) پر یاتو رُک کر نکلتی ہے ، یا رگڑ کے ساتھ خارج ہوتی ہے یا زبان کے پہلو سے ہوکر یا ناک کے راستے سے خارج ہوتی ہے۔مثلاً ب ، ج ، د وغیرہ ۔ان حروف کی اصل آواز وہ ہے،جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آئیں مثلاً ب کی آواز وہ ہے جو کباب کے آخر میں آتی ہے؛ج کی آواز وہ ہے جو آج کے آخر میں ہے۔

مصمتوں کی درجہ بندی تین بنیادوں پر ہوتی ہے ۔

۱۔ مخرج یا مقامِ ادائگی(point of articulation)

۲۔ طریقِ ادائگی(manner of articulation)

۳۔ صوتی تار (صوتی لب) کی لرزش(vibration of vocal cords)

ماہرینِ صوتیات نے مخارج(points of articulation) کے اعتبار سے مصمتی آوازوں کی درجہ بندی کی ہے ۔اگر دونوں ہونٹ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر مصمتے ادا کریں تو وہ دولبی (bilabial) کہلائیں گے۔ اوپر کے دانت نچلے ہونٹ کے ربط سے لبِ دندانی(labiodental)مصمتے ادا کرتے ہیں ۔ جب زبان کا اگلا حصہ اوپر کے دانتوں کے ساتھ مل کر آوازیں پیدا کرے تو انھیں دندانی(dental) مصمتے کہیں گے ۔ زبان کا پھل(blade)اوپر کے مسوڑھوں کے پچھلے حصے سے مل کر لثوی (alveolar) آوازیں پیدا کرتا ہے۔ جب زبان کا سرا پیچھے مڑ کر اوپر کے مسوڑھوں کے پچھلے حصے کے ساتھ ملے اور جھٹکے کے ساتھ نیچے گرے تو معکوسی / کوزی(retroflex)آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔زبان کا اگلا حصہ سخت تالو کے ربط سے تالوی (palatal)مصمتے ادا کرتا ہے ۔زبان کے پچھلے حصے کے نرم تالو سے ملنے پر غشائی(velar) مصمتے تلفظ ہوتے ہیں۔زبان کا پچھلا حصہ اُٹھ کر جب لہات(کوّا) کے ساتھ ملتا ہے تو لہاتی(uvular) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔حلق (glottis)سے نکلنے والی آوازیں حلقی آوازیں کہلاتی ہیں۔مختلف ماہرینِ لسانیات نے اُردو آوازوں کی مخارج لحاظ سے الگ الگ تقسیم کی ہے۔ڈاکٹر مسعود حسین خاں کے نزدیک اُردو آوازوں کی تقسیم حسبِ ذیل ہے:

۱۔ غشائی یا حلقی آوازیں(ق،ک،کھ،گ،گھ،خ،غ) وغیرہ۔

۲۔ حنکی آوازیں(جو تالو سے نکلتی ہیں)چ،چھ،ج،جھ،ش،ژ،ی ۔

۳۔ کوزی آوازیں (جن کے نکالنے میں زبان کی نوک تالو کی طرف موڑنا پڑتی ہے) ٹ ، ڈ ، ٹھ ، ڈ ھ ۔ (ڑ،ڑھ بھی اِسی کے ماتحت آتی ہے فرق

یہ ہے کہ اِن کو نکالتے وقت زبان کی مڑی ہوئی نوک پھسل جاتی ہے۔)

۴۔ دندانی آوازیں: زبان کی نوک اِن کو نکالتے وقت دانتوں کے پیچھے لگتی ہے (ت،تھ،دھ، دھ، ن، س، ز، ر، ل)

۵۔ شفہی آوازیں (جو ہونٹوں یا نیچے کے ہونٹ اور اوپر کے دانتوں کی مدد سے نکلتی ہیں، پ، پھ، ب، بھ، م، ف، و) [۵]۔

مغنی تبسم (۱۹۳۰ء۔۲۰۱۲ء) نے مخارج کے اعتبار سے مصوتوں کی دس اقسام بتائی ہیں:

۱۔دو لبی، ۲۔لب دندانی، ۳۔دندانی، ۴۔لثوی، ۵۔معکوسی، ۶۔حنکی، ۷۔غشائی، ۸۔لہاتی، ۹۔حنجروی، ۱۰۔حلقی [۶]۔

خلیل صدیقی (پ:۱۹۲۹ء) نے (دولبی، لبِ دندانی، دندانی، لثوی، معکوسی، حنکی، غشائی، لہاتی، حلقی) نو اقسام بتائی ہیں [۷]۔

گوپی چند نارنگ نے (لبی، نوکیلی، تالوی، غشائی، حلقی) پانچ اقسام کا ذکر کیا ہے [۸]۔

نصیر احمد خاں نے (دولبی، لب دندانی، دندانی، لثاہی، کوزی، تالوی، غشائی، لہاتی، حلقومی) نو اقسام کا ذکر کیا ہے [۹]۔

محبوب عالم خان (۱۹۲۵ء۔۱۹۹۴ء) نے (لبی، دندانی، لثوی، حنکی، غشائی، لہاتی، حلقی) سات اقسام کا ذکر کیا ہے [۱۰]۔

مرزا خلیل بیگ (پ:۱۹۴۵ء) رقم طراز ہیں:

بین الاقوامی صوتیاتی رسم خط IPA (International Phonetic Alphabet) میں بارہ مخارج کی صراحت کی گئی ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔ مخارج کے آگے ان سے پیدا ہونے والی بعض آوازیں بھی لکھ دی گئی ہیں:

۱۔ دولبی (bi-labial): پ ب م

۲۔ لب دندانی (labio dental): ف و

۳۔ دندانی (dental): ت د

۴۔ لثوی (dental & alveolar): ت و ن ل ر ث ذ س ز

۵۔ معکوسی یا کوزی (retroflex): ٹ ڈ ڑ

۶۔ حنک لثوی (palato alveolar): ش ژ

۷۔ لث حنکی (alveolar palatal):

۸۔ حنکی (palatal): چ ج ی

۹۔ غشائی (velar): ک گ خ غ

۱۰۔ لہاتی (uvular): ق

۱۱۔ حلقوی (pharyngal): ح ع

۱۲۔ حلقی (glottal): ہ ء (ہمزہ)[۱۱]

طریقہ ادائگی یعنی طرزِ تلفظ (manner of articulation) کے لحاظ سے بھی اُردو مصمتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اگر منہ کے راستے خارج ہونے والی ہوا کسی رکاوٹ کی وجہ سے تھوڑی دیر رک جائے تو بندشی (stops) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہوا سطح زبان کے ساتھ رگڑ پیدا کرتے ہوئے خارج ہو تو رگڑ دار یا صفیری (fricative) آوازوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ ایسی آوازوں کو دروازے یا کھڑکی کے چیخنے کی آواز سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جب ہوا ناک کے راستے سے گزرے تو انفی (nasal) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہوا زبان کی بغلوں سے خارج ہو تو پہلوی (lateral) آوازیں پیدا ہوں گی۔ اگر نوکِ زبان نیچے کی طرف مڑ کر اوپر والے مسوڑھے یا سخت تالو سے ملتے ہوئے ایک تھپک کے ساتھ آواز خارج کرے تو تکریری مصمتے (flapped) تلفظ ہوں گے۔

ماہرین کی تحقیقات کو سامنے رکھتے ہوئے مصمتی نظام کا خاکہ (معروف اصطلاحات میں) اِس طرح ہوگا:

اُردو کے مصمتی نظام کا خاکہ

مخارج ← Point of Articulaion			Bilabial دولبی	Labio-Dental لب دندانی	Dental دندانی	Alveolar لثوی	Retroflex معکوسی	Palatal تالوی حنکی	Velar غشائی	Uvular لہاتی	Glottal حلقی
بندشی Plosive / stops	غیر مسموع	غیر ہائیہ	پ		ت		ٹ	چ	ک	ق	
		ہائیہ	پھ		تھ		ٹھ	چھ	کھ		
	مسموع	غیر ہائیہ	ب		د		ڈ	ج	گ		
		ہائیہ	بھ		دھ		ڈھ	جھ	گھ		
انفی Nasal	مسموع	غیر ہائیہ	م			ن					
		ہائیہ	مھ			نھ					
پہلوی Lateral	مسموع	غیر ہائیہ				ل					
		ہائیہ				لھ					
تکریری Flapped	مسموع	غیر ہائیہ				ر	ڑ				
		ہائیہ				رھ	ڑھ				
صفیری Fricative	مسموع	غیر ہائیہ		ف		س		ش	خ		ہ
	مسموع	غیر ہائیہ				ز		ژ	غ		
نیم مصوتے Semi vowel	مسموع	غیر ہائیہ	و					ی			

طرزِ ادائیگی Manner of Articulation

حوالہ جات

* (پ: ۱۹۷۱ء) لیکچرر شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

۱۔ ڈینیل جونز، بحوالہ شعور زبان از فہمیدہ بیگم (نئی دہلی: موتی باغ، ۱۹۹۰ء)، ۱۱۹۔

۲۔ سپیچ فنکشن (speech-function):

http://ritongarasti.blogspot.com/2013/05/organ-of-speech-function-manner-and.html, (۱۵ مئی ۲۰۱۹ء)

۳۔ گوپی چند نارنگ (مرتب)، املا نامہ (نیو دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۰ء)، ۱۰۰-۹۹۔

۴۔ شوکت سبزواری، ''اُردو مصوتے اور اُن کی صفات''، مشمولہ اُردو املا و قواعد (مسائل ومباحث) مرتبہ فرمان فتح پوری (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء)، ۱۵۲-۱۵۱۔

۵۔ مسعود حسین خاں، ''اُردو حروفِ تہجی کی صوتیاتی ترتیب''، مشمولہ اُردو میں لسانیاتی تحقیق مرتبہ عبدالستار دلوی (بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء)، ۴۱

۶۔ مغنی تبسم، ''اصوات اور شاعری''، مشمولہ اُردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ عبدالستار دلوی، ۳۳۲۔

۷۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی (گلگشت ملتان: بیکن بکس، ۱۹۹۳ء)، ۱۲۴۔

۸۔ گوپی چند نارنگ، اُردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو (دلی: آزاد کتاب گھر، ۱۹۶۴ء)، ۲۳۔

۹۔ نصیر احمد خاں، اُردو لسانیات (نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء)، ۶۹۔

۱۰۔ محبوب عالم خان، اُردو کا صوتی نظام (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء)، ۷۷۔

۱۱۔ مرزا خلیل احمد بیگ، لسانی تناظر (نئی دہلی: باہری پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء)، ۱۰۱-۱۰۰۔

مآخذ

بیگ، مرزا خلیل احمد۔ لسانی تناظر۔ نئی دہلی: باہری پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء۔

جونز، ڈینیل [Danial Jones]۔ بحوالہ شعور زبان از فہمیدہ بیگم۔ نئی دہلی: موتی باغ، ۱۹۹۰ء۔

خان، مسعود حسین۔ ''اُردو حروفِ تہجی کی صوتیاتی ترتیب''۔ مشمولہ اُردو میں لسانیاتی تحقیق مرتبہ عبدالستار دلوی۔ بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء، ۴۱۔

خان، محبوب عالم۔ اُردو کا صوتی نظام۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء۔

خان، نصیر احمد۔ اُردو لسانیات۔ نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء۔

سپیچ فنکشن (speech-function):

http://ritongarasti.blogspot.com/2013/05/organ-of-speech-function-manner-and.html (۱۵ مئی ۲۰۱۹ء)

شوکت سبزواری۔ ''اُردو مصوتے اور اُن کی صفات''۔ مشمولہ اُردو املا و قواعد (مسائل ومباحث) مرتبہ فرمان فتح پوری۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء۔ ۱۵۲-۱۵۱۔

صدیقی، خلیل۔ آواز شناسی۔ گلگشت ملتان: بیکن بکس، ۱۹۹۳ء۔

مغنی تبسم۔ ''اصوات اور شاعری''۔ مشمولہ اُردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار دلوی۔ بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء، ۳۳۲۔

نارنگ، گوپی چند (مرتب)۔ املا نامہ۔ نیو دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۰ء۔

نارنگ، گوپی چند۔ اُردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو۔ دلی: آزاد کتاب گھر، ۱۹۶۴ء۔